

میاں جی کا چاند

ابن اسر احمد

میاں جی کا چاند



ابرار شیخ

ضروری بات

میاں جی کا چاند اس کہانی کے تمام جملہ حقوق لکھاری "ابرار شیخ" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹفارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہوگی۔ بغیر اجازت استعمال کرنے والوں پر سخت کارروائی کی جاسکتی ہے۔

یہ کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

Safar-e-
A D A B

BEING THE STRING OF YOUR
KITE

رمضان کی پر رونق و بابرکت ساعت رواں تھی، پانی کی شدت طلب اور دن بھر کی تھکن کے باوجود چہروں پر خوشیاں چھلک رہی تھی، افطاری کی رونقیں اپنی جگہ تھی اور چاند کی خوشی اپنی جگہ، ہر ایک یہ چاہتا تھا کہ انتیسواں چاند ہو اور یہ بات جانے انجانے زبان پر آ جاتی تھی، کچھ لوگ تو عید کی تیاریاں کرنے بھی لگ چکے تھے، چھوٹے سے گاؤں میں عید کی تقریب غیر معمولی بہار لے آتی تھی، ہر ایک کی چاہ تھی کہ چاند کی خبر آجائیں اور تیاریاں شروع ہو، دن بھر کے روزے کے باوجود چند لقمے اور پانی کے چند گھونٹ پی کر لوگ مسجد کی طرف لپکے اور عورتیں بھی چھتوں پر ایک نظر ڈال رہی تھی، کہ کوئی امید کی کرن روشن ہو۔۔۔۔۔

مطلع ابر آلود تھا، انتہائی کوشش کے باوجود نہ کسی کو چاند نظر آیا اور نہ ہی کوئی مناسب خبر موصول ہوئی، اب تو امید بھی دم توڑ رہی تھی، چہروں پر مایوسی نظر آرہی تھی، مگر ایک طرف لوگوں کا جگمگا تھا، لوگ ملکر ایک ستر سالہ بوڑھے میاں کو سمجھا رہے تھے کہ کسی فرد کو چاند نظر نہیں آیا، اور ان کا اصرار تھا کہ میں نے چاند دیکھا ہے اور اب بھی بتا سکتا ہوں، بات کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ رہی تھی، لوگ تھک گئے اور فیصلہ کر لیا کہ بوڑھے میاں کو قاضی صاحب کے پاس لے جایا جائے، اور گواہی دلادی جائے۔۔۔۔۔

قاضی صاحب اپنی مسند پر بیٹھے تھے، لوگ اندر باہر کسی طرح جمع ہو چکے تھے، چند شرفاء کے ساتھ بوڑھے میاں آئے اور اپنے رعب دار لہجہ میں کہا کہ میں نے چاند دیکھا ہے اور یہ لوگ مجھے تسلیم نہیں کرتے، قاضی صاحب ذہین تھے معاملے کو بھانپ گئے اور انہیں اپنے قریب کچھ دل جوئی کی اور نرم باتوں سے ان کو رجھایا اور کہا میاں یہ تو بتائیں آپ کو کہاں چاند نظر آگیا وہ بولے قاضی صاحب تھوڑی نظر کمزور ہے بس ابھی اندھا نہیں ہوا ہوں، قاضی صاحب نے کہا اچھا آپ مجھے بتائیں تو صحیح بوڑھے میاں کہنے لگے قاضی صاحب میں نے فلاں سمت میں چاند کو دیکھا اور ہاں سچ کہوں صرف آپ کو بتاتا ہوں مجھے ابھی بھی نظر آرہا ہے، قاضی صاحب کہنے لگے ابھی یہاں کس طرح

ممکن ہے اس کمرے میں آسمان ہی نظر نہیں آرہا ہے جانیکیہ کہ چاند وہ بھی انتیسواں، میاں صاحب نے کہا وہ مجھے نہیں پتہ مگر میں چاند دیکھ رہا ہوں۔۔۔۔

قاضی صاحب سمجھ گئے اور پانی منگوایا اور انکی بھنوؤں کو پانی سے برابر کیا اور پوچھا اب نظر آرہا ہے، کہنے لگے نہیں اب نہیں آرہا۔۔۔

بات یہ تھی کہ بھنوؤں کا ایک سفید بال آنکھوں پر اس طرح آرہا تھا کہ چاند نما لگ رہا تھا جو بڑے میاں کا چاند تھا۔۔۔ اور اب وہ ہٹ چکا تھا۔۔۔

جب بات باہر پتہ چلی تو لوگ ہنس ہنس کر تھک گئے اور اسی درمیان آذان کی آواز کے ساتھ لوگ آخری تراویح کے لیے روانہ ہوئے۔۔۔

اور تیس روزے مکمل ہوئے۔۔۔

ختم شد

اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور اپنی کہانیاں و افسانے بہترین پلیٹ فارم کے ذریعے سے اپنے قاریوں تک پہنچانا چاہتے ہیں تو سفر ادب آپ کو خوش آمدید کہتا ہے۔ ہمیں آپ کی ناول، افسانہ یا شاعری سفر ادب کی زینت بناتے ہوئے بے حد خوشی محسوس ہوگی۔ مزید معلومات کے لیے ای میل کریں یا ہماری ویب پر موجود کانٹیکٹ کے بٹن پر کلک کریں۔ شکریہ

- ٹیم سفر ادب

سفر ادب کی جانب سے ناولوں کی پی ڈی ایف کاپی کو ہر غلطی سے ماورا بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کسی بھی طرح کی غلطی پائی جانے پر اسے محض اتفاق سمجھا جائے۔ ہماری ٹیم کے تیار شدہ پی ڈی ایف کے تمام جملہ حقوق سفر ادب کے نام محفوظ کر لیے گئے ہیں۔ کسی ادارے یا شخص کی جانب سے ہمارے کام کو اپنے آفیشل استعمال میں لانے کی کوشش کو غیر قانونی سمجھ کر سفر ادب کی جانب سے کارروائی کی جاسکتی ہے۔

- ٹیم سفر ادب